حديث صلاة التسبيح

محمد سعيد عمران

حدیث عبداللہ بن عباسؓ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو بھلائی نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس ایسی باتیں نہ بتاؤں جب آپ ان پر عمل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، جانے انجانے، چھوٹے بڑے، چھپے اور کھلے، سارے گناہ معاف کر دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں: آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھیں، جب پہلی رکعت کی قرآت کر لیں تو حالت قیام ہی میں پندرہ مرتبہ **«سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إلہ إلا اللہ، واللہ أکبر»** کہیں، پھر رکوع کریں تو یہی کلمات حالت رکوع میں دس بار کہیں، پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو یہی کلمات دس بار کہیں، پھر جب سجدہ میں جائیں تو حالت سجدہ میں دس بار یہی کلمات کہیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی کلمات دس بار کہیں، پھر (دوسرا) سجدہ کریں تو دس بار کہیں اور پھر جب (دوسرے) سجدے سے سر اٹھائیں تو دس بار کہیں، تو اس طرح یہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوا، یہ عمل آپ چاروں رکعتوں میں کریں، اگر پڑھ سکیں تو ہر روز ایک مرتبہ اسے پڑھیں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیں، ایسا بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر عمر بھر میں ایک بار پڑھ لیں"۔

(**القراءۃ خلف الامام ح** 249، **سنن ابن ماجہ ح** 1387، **سنن ابو داود ح** 1297، **صحیح ابن خزیمہ ح** 1216، **معجم الکبیر طبرانی ح**11622، **سنن الکبریٰ للبیھقی ح** 4916، **ح** 4917)

بشر بن الحکم اور اس کے بیٹے نے اسے موسیٰ بن عبدالعزیز القنباری سے بحوالہ حکم بن ابان بحوالہ عکرمہ روایت کیا ہے۔
عقیلی نے کہا کہ صلاۃ التسبیح کے حوالے سے یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔ (الضعفاء للعقیلی)
شعیب ارنوؤط نے اسے حسن کہا ہے، اور یہ کہا ہے کہ موسیٰ بن عبدالعزیز صدوق ہے۔
حالانکہ موسیٰ بن عبدالعزیز سئی الحفظ ہے اور اس نے صرف حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بالکل بھی حجت نہیں ہے۔

اس روایت کو بغوی نے شرح السنۃ میں بحوالہ احمد بن عبداللہ الصالحہ بحوالہ ابو بکر احمد بن الحسین الحیر بحوالہ حاجب بن احمد الطوسی بحوالہ محمد بن رافع بحوالہ ابراہیم بن الحکم بن ابان بحوالہ حکم بن ابان ذکر کیا ہے۔

اس میں ابراہیم بن حکم بن ابان متروک الحدیث ہے۔

(شرح السنۃ للبغوی 156/4ح 1018 ، سنن الکبریٰ للبیھقی ح 4918)

حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص

ابوالجوزاء فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دوست یعنی عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میرے پاس آنا میں تجھے ہدیہ دوں گا، میں نے سمجھا وہ مجھے کوئی چیز تحفہ دیں گے، میں گیا تو فرمانے لگے، جب دن ڈھل جائے تو کھڑا ہوا اور چار رکعات پڑھ۔ اسی کی مثل ذکر کیا پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر سیدھا بیٹھ جا اور کھڑا نہ ہو، یہاں تک کہ سبحان اللہ، الحمد اللہ، اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ، دس دس مرتبہ نہ پڑھ لے، پھر چاروں رکعات میں اسی طرح کر۔

راوی کہتے ہیں اگر تمام لوگوں سے زیادہ تیرے گناہ ہوں گے تو معاف کر دیا جائے گا، میں نے کہا اگر میں اس وقت پڑھنے کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں جب چاہے پڑھ لے۔

عبداللہ بن عمروؓ نبی ﷺ سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں، مگر وہ پندرہ مرتبہ تسبیح کا ذکر قرات سے پہلے کرتے ہیں اور دوسری رکعت میں قرات کے بعد۔

(سنن ابی داود ح1298 ،سنن الکبریٰ ح4919)

سنن ابوداود میں حافظ زبیر نے اسے عمرو بن مالک کے ضعف کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر کو بھی اس طرح حکم کیا اور فرمایا پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں بھی جیسے مہدی بن میمون کی حدیث میں ہے۔

(سنن ابو داود ح1298 ،سنن الکبریٰ 4920)

اس کی سند کو حافظ زبیر نے حسن کہا ہے۔

حدیث انس بن مالک

اوپر والی تمام روایات کے بر عکس حدیث انس بن مالکؓ ہے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجئیے جنہیں میں نماز امیں کہا کروں، آپ نے فرمایا: "دس بار «**اللہ أکبر**» کہو، دس بار «**سبحان اللہ**» کہو، دس بار «**الحمد للہ**» کہو، پھر جو چاہو مانگو، وہ (اللہ) ہر چیز پر ہاں، ہاں کہتا ہے"۔

(مسند احمد ح12231**(ارنؤوط ح**12207**) سنن ترمذی ح** 481، **سنن نسائی ح** 1299 ،**صحیح ابن خزیمہ ح** 850، **شعب الایمان ح**3082)

وکیع اور عبداللہ بن مبارک نے اسے عکرمہ بن عمار بحوالہ اسحاق بن عبداللہ روایت کیا ہے۔

مسند احمد کی روایت کی سند حسن ہے۔

شعیب ارنوؤط کہتے ہیں کہ یہ حسن ہے، اس کے رجال ثقات اور شیخین کے ہیں سوائے عکرمہ بن عمار کے، جس سے صرف مسلم نے روایت لی ہے اور وہ اوہام والا ہے جو اس کو صحیح کے رتبہ سے کم کر دیتا ہے۔

ترمذی کی روایت کی سند کو البانی نے حسن کہا ہے۔

سنن نسائی/نسائی الکبریٰ کی روایت کی سند کو حافظ زبیر نے صحیح کہا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ کی روایت کی سند کو البانی نے حسن کہا ہے۔

صحیح ابن حبان کی سند حسن ہے۔

امام ترمذی نے اسے صلاۃ التسبیح کے تحت باب میں ذکر کیا ہے۔۔اگرچہ اس روایت میں نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کا ذکر ہے، لیکن ان کا مقام ثابت نہیں کہ انہیں کن مقامات پر پڑھنا ہے، اس کے علاوہ جملہ اسلاف نے اس روایت کو تشہد کے بعد کے اذکار کے لیے دلیل بنایا ہے۔

سنن نسائی کی روایت میں صراحت ہے کہ یہ کلمات نماز کے بعد دہرائے جائیں:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو ایسی خصلتیں ہیں کہ کوئی مسلمان آدمی انہیں اختیار کرلے تو وہ جنت میں داخل ہو گا، یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں،

پانچ نمازیں تم میں سے جو کوئی ہر نماز کے بعد دس بار «**سبحان الله**» دس بار «**الحمد لله**» اور دس بار «**الله أكبر**» کہے گا، تو وہ زبان سے کہنے کے لحاظ سے ڈیڑھ سو کلمے ہوئے، مگر میزان میں ان کا شمار ڈیڑھ ہزار کلموں کے برابر ہو گا، (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں اپنے ہاتھوں (انگلیوں) پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے)، اور جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے، اور تینتیس بار «**سبحان الله**» تینتیس بار «**الحمد لله**» اور چونتیس بار «**الله أكبر**» کہے، تو وہ زبان پر سو کلمات ہوں گے، مگر میزان (ترازو) میں ایک ہزار شمار ہوں گے، تو تم میں سے کون دن و رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم یہ دونوں تسبیحیں کیوں کر نہیں گن سکتے ؟! تو آپ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے، اور وہ نماز میں ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو اور اسی طرح اس کے سونے کے وقت اس کے پاس آتا ہے، اور اسے (یہ کلمات کہے بغیر ہی) سلا دیتا ہے"۔

حافظ زبیر نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔

یہ روایت اس بات کی تصریح کرتی ہے کہ حضرت انسؓ کی حدیث نماز کے بعد کے اذکار کے حوالے سے ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صلاۃ التسبیح کے حوالے سے کوئی مضبوط روایت موجود نہیں ہے۔

احوال الرجال

142. ابراهیم بن الحکم بن ابان ابو اسحاق العدنی

روی عن

حکم بن ابان (والد)۔

روی عنہ

احمد بن الازہر نیشاپوری، احمد بن منصور الرمادی، اسحاق بن ابراہیم الطبری، اسحاق ابن راہویہ، اسحاق بن الضیف الباہلی، الحسن بن ابوالربیع الجرجانی، خشیش بن اصرم النسائی، سعید بن ذؤیب، سلمہ ابن شبیب، عاصم بن ابراہیم الرازی، علی بن ہاشم، فتح بن عمرو التمیمی الکسی، محمد بن ابان البلخی، محمد بن اسد الخشنی، محمد بن یحییٰ الذہلی، مہدی بن ابوالمہدی، ابو حصین بن یحییٰ بن سلیمان الرازی۔

جرح و تعدیل

یہ حضرت عثمان غنیؓ کی نسل سے ہے، اس کا شجرہ ہے: ابراہیم بن حکم بن ابان بن حکم بن عثمانؓ بن عفان

علماء نے انہیں متروک قرار دیا ہے اور بہت کم لوگوں نے اس کی تائید کی ہے۔

انہوں نے اپنے والد سے مرسل روایات نقل کی ہیں اور انہیں موصول کے طور پر بیان کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔

احمد بن علی الابار نے محمد بن رافع کا قول نقل کیا کہ، ہمارے دور میں اس میں کوئی حرج نہیں تھا، لیکن بعد میں مختلط ہو گیا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں، یہ ثقہ نہیں ہے۔عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے، ابن ابی مریم نے اضافہ کیا کہ یہ کوئے شے نہیں۔اسحاق بن منصور نے بھی یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی راہ میں کچھ درہم خرچ کرنے کے لیے عدن کی طرف ابراہیم بن حکم کو بھیجے۔

عبد اللہ بن احمد نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی شے نہیں، ثقہ نہیں۔

امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے، کوئی شے نہیں، ثقہ نہیں ہے اس کی حدیث مت لکھو۔

عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسے دیکھا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ قوی نہیں ہے، اس کے پاس ضعیف روایات ہیں۔ برزاعی نے ابو زرعہ کا قول نقل کیا کہ واہی ہے۔

جوزجانی نے کہا کہ ساقط ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

"نبی اکرم ﷺ اس جگہ نماز ادا کر لیا کرتے تھے جہاں آپ نے صحبت کی ہوتی تھی"۔

انہوں نے حضرت انس کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کی ہے:

"جو شخص تین دن بیمار رہے، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابو احمد الحاکم نے کہا کہ اس کہ پاس کوئی چیز قوی نہیں۔

عقیلی نے کہا کہ کوئی شے نہیں اور ثقہ نہیں ہے۔

ازدی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے ساقط ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کو ترک کر دیا گیا۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔ اور مراسیل کو موصول بیان کرتا ہے۔

شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

مصادر

(طبقات ابن سعد109/8ج2602، **تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری** 8/2،**تاریخ الکبیر**284/1ج915، **سؤالات البرزعی لابی زرعه ص** 151ج200،**الجرح والتعدیل** 94/2ج252،**ضعفاء الکبیر**150/1ج36 ،**ضعفاء النسائی ص** 147ج12،**الاسامی والکنی ص** 116ج144،**المجروحین** 118/1ج22،**الکامل ابن عدی**392/1ج72،**ضعفاء دارقطنی ص** 96ج2،**ضعفاء ابی نعیم ص** 56ج2 ،**تھذیب الکمال** 74/1ج164،**دیوان الضعفاء ص** 15ج172، **المغنی** 23/1ج64،**میزان الاعتدال**(اردو69/1ج72)، **تذھیب التھذیب**235/1ج165، **تھذیب التھذیب**109/1ج205، **تقریب التھذیب**85/1ج168،**سلسله احادیث صحیحه** 190/4 ، **معجم اسامی الرواۃ**39/1، **نثل النبال** 108/1ج34)

بشر بن حکم

روی عن

ابراہیم بن عثمان بن ابی شیبہ العبسی، بشر بن المفضل، حاتم بن اسماعیل، حکم بن بشیر بن سلمان، حکم بن سنان الباہلی، خالد بن الحارث، خالد بن یزید الہدادی، درست بن زیاد، زکریا بن منظوری، سعید بن سالم القداح، سفیان بن عیینہ ، سہل بن سلیمان الاسود القرشی، سہل بن یوسف، شریک بن عبداللہ النخعی، صالح بن قدامہ الجمحی، عباد بن العوام، عبداللہ بن خراش بن حوشب، عبداللہ بن رجاء المکی، عبد ربہ بن بارق الحنفی، عبدالرحمان بن ابی الرجال، عبدالرزاق بن ہمام، عبدالعزیز بن ابی حازم، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عبدالملک بن ہارون بن عنترہ الشیبانی، عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی، عثمان بن عبدالرحمان الجمحی، عمر بن شبیب المسلی، عمر بن علی المقدمی، عیسیٰ بن یونس، فضل بن موسیٰ السینانی، فضیل بن عیاض، فضیل بن منبوذ، مالک بن انس، محبوب بن محرز، محمد بن خازم الضریر، محمد بن ربیعہ الکلابی، مسلم بن خالد الزنجی، معتمر بن سلیمان، موسیٰ بن عبدالعزیز القنباری، نضر بن شمیل المازنی، نوح

بن قیس الحدانی، ہشیم بن بشیر، ہیاج بن بسام الخراسانی، وکیع بن الجراح، ولید بن مسلم، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید القطان۔

روی عنہ

بخاری، مسلم، نسائی، ابراہیم بن ابی طالب، ابراہیم بن محمد الصیدلانی، اسحاق بن راہویہ، جعفر بن محمد بن سوار، حسن بن سفیان، حسین بن محمد بن زیاد القبانی، حسین بن منصور بن جعفر السلمی، حمدون بن احمد بن عمارہ، خالد بن احمد البخاری، زکریا بن یحییٰ السجزی، عبداللہ بن عبدالرحمان الدارمی، عبدالرحمان بن بشر بن الحکم، محمد بن شاذان الاصم، محمد بن عبدالوہاب بن حبیب الفراء، محمد بن عقیل الخزاعی، محمد بن نعیم بن عبداللہ نیشاپوری، محمد بن یحییٰ الذہلی، مسدد بن قطن بن ابراہیم القشیری۔

جرح و تعدیل

ابواحمد الفراء نے کہا کہ بشر میرے نزدیک ثقہ صدوق ہے۔

احمد بن سیار نے تاریخ مرو میں لکھا کہ اکثر ابن عیینہ سے روایت کرتا ہے اور حدیث کے لیے کثرت سے سفر کیئے اور لوگوں کی مجلس کی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ نیشاپور کے اہل عظمت لوگوں میں سے تھا، ثقہ، فقیہ زاہد تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ زاہد فقیہ راوی تھا۔

مصادر

(**الکنی المسلم ص** 530**م**2116 ، **الجرح والتعدیل** 355/2**م**1348، **الثقات**144/8، **المعجم المشتمل ص** 86**م**194، **تھذیب الکمال** 114/4**م**685،**سیر اعلام النبلاء** 344/12،**الکاشف**267/1**م**575،**تذھیب التھذیب**26/2**م**687، **تھذیب التھذٰب**420/1**م**823، **تقریب التھذیب**249/1**م**689، **الوافی بالوفیات** 92/10**م**2262)

حکم بن ابان

روی عن

ادریس بن سنان ابن بنت وہب بن منبہ، سالم بن عبد اللہ بن عمر، سلمہ بن وہرام، شہر بن حوشب، طاوس بن کیسان، عبد الرحمان بن زامر د العدنی، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، غطریف ابی ہارون العمانی، فضل بن عیسیٰ الرقاشی، قاسم بن ابی بزہ، نوح بن ربیعہ، وہب بن منبہ۔

روی عن

ابراہیم بن اعین الشیبانی، ابراہیم بن الحکم بن ابان، اسماعیل بن علیہ، امیہ بن شبل الصنعانی، حسین بن عیسیٰ الحنفی، سلیم بن عیسیٰ القاری، حفص بن عمر العدنی، خالد بن یزید العمری، سفیان بن عیینہ، سلم بن جعفر، عبد العزیز بن فائذ العدنی، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عمران بن عبید مولیٰ عبید الصید، محمد بن عثمان بن صفوان الجمحی، مستلم بن سعید، معتمر بن سلیمان، معمر بن راشد، موسیٰ بن عبد العزیز القنباری، یزید بن ابی حکیم العدنی۔

جرح و تعدیل

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں عدن آیا تو میں نے حکم بن ابان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

سفیان بن عبد الملک نے عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حکم بن ابان، حسام بن مصک اور ایوب بن سوید، ان کو پرے پھینک دو۔

ابن سعد نے کہا کہ اہل عدن میں سے تھا۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ ثقہ ہے۔ ایک جگہ ابن حنبل نے کہا کہ اس کی حدیث میں شک ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ صاحب سنت ہے۔ یہ گھٹنوں تک دریا میں کھڑا ہو جاتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ صبح تک دریا کی مچھلیاں اور اس کے جانور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

بعض محدثین کا کہنا ہے یہ اہل یمن کا سردار ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

برّار نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ حکم میں عیسیٰ میں ضعف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا صدوق اوہام والا راوی ہے۔عابد ہے۔

مصادر

طبقات ابن سعد105/8**م**2591، **تاریخ یحیی بروایت الدوری** 2 / 123، **علل احمد** (**م**604)،(**م**3916)،(**م**4061)، **تاریخ الکبیر** 336/2**م** 2662،**ثقات العجلی**311/1**م**333 ، **ضعفاء العقیلی**255/1**م**310، **الجرح والتعدیل** 3 / 113**م** 526،**کشف الاستار م**3456، **الثقات** 185/6،**مشاهیر علماء الامصارص**227**م** 1561،**حلیۃ الاولیاء**،**تهذیب الکمال** 86/7**م**1422، **العبر** 1 / 223،**میزان الاعتدال**(386/2**م**2172) ،**المغنی** 1 / 278**م** 1647، **دیوان الضعفاء ص** 96**م** 1070، **الکاشف** 1 / 343**م**1172،**تذهیب التهذیب**406/2**م**1435، **تهذیب التهذیب** 2 / 160**م**1702، **تقریب التهذیب**490/1**م**1447 ، **الوافی بالوفیات**70/13**م**3765۔

ثقہ

عبدالرحمان بن بشر بن الحکم

روی عن

امیہ بن خالد، بشر بن السری، بہز بن اسد، حجاج بن محمد المصیصی، حسین بن الولید نیشاپوری، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن الولید العدنی، عبدالرزاق بن ہمام، علی بن الحسن بن شقیق، علی بن الحسین بن واقد، فضل بن دکین، مالک بن سعیر بن الخمس، معن بن عیسیٰ القزاز، موسیٰ بن عبدالعزیزابی شعیب القنباری، نضر بن شمیل، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن ابی حکیم العدنی۔

روی عنہ

بخاری، مسلم، ابو داود، ابن ماجہ، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، احمد بن حسین بن اسحاق الصوفی الصغیر، احمد بن سلمہ نیشاپوری، احمد بن علی الابار، احمد بن محمد بن جعفر الجمال، احمد بن محمد بن الحسن بن الشرقی، احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزاز، اسحاق بن ابراہیم بن ابی حسان الانماطی، اسحاق بن احمد بن زیرک الفارسی، حسین بن محمد بن زیاد القبانی، سعید بن شاذان البستی، صالح بن محمد الاسدی، عبداللہ بن ابی داود السجستانی، عبداللہ بن العباس الطیالسی، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ البغدادی، عبدالواحد بن محمد بن سعید الارغیانی، علی بن الحسین بن الجنید نیشاپوری، علی بن القاسم بن الحسین البغدادی، محمد بن احمد بن زہیر الطوسی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن جابر بن حماد الفقیہ، محمد بن جمعہ بن خلف القہستانی، محمد بن حمویہ بن زہیر، محمد بن عبدالوہاب بن حبیب العبدی الفراء، محمد بن ہارون بن حمید بن المجدد، محمد بن ہارون الحضرمی، محمود بن والان بن موسیٰ بن حبیب العدنی، مکی بن عبدان التمیمی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

جرح و تعدیل

صالح بن محمد الاسدی نے کہا کہ صدوق ہے۔

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے کہا کہ صدوق ثقہ ہے۔

ابو عبداللہ الحاکم نے کہا کہ عالم ابن عالم ابن عالم ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ محدث حافظ جواد ثقہ امام ہے، صاحب حدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

مصادر

الجرح والتعدیل 215/5م1011، **الثقات** 8 / 382، **تاریخ بغداد**557/11م5340، **شیوخ ابی داود للجیانی** 84، **المعجم المشتمل ص** 166م 526،**تهذیب الکمال** 545/16م3765، **سیراعلام النبلاء** 12 / 340،**الکاشف** 1 / 622م 3148،**تذهیب**

التھذیب 389/5م3832، تھذیب التھذیب4/14م4446، تقریب التھذیب3/259م3834۔

ثقہ

موسیٰ بن عبدالعزیز القنباری

روی عن

حکم بن ابان العدنی۔

روی عنہ

بشر بن الحکم نیشاپوری، عبدالرحمان بن بشر بن الحکم، محمد بن اسد الخشی۔

جرح و تعدیل

ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں نے اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔اور کہا ہے کہ یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابو الفضل سلیمانی کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں جس نے اسے روایت بیان کی ہو، صرف حکم بن ابان نے اس سے روایت بیان کی ہے اور اس نے صلاۃ التسبیح والی روایت نقل کی ہے۔ کسی بھی شخص نے اس کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتاب میں نہیں کیا، لیکن یہ شخص حجت بھی نہیں ہے۔اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک ہے بطور کاص حکم بن ابان نامی راوی تو ثبت نہیں ہے، اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو سند کے ساتھ منقول ہے کہ جب آدمی بجلی کی آواز سنے تو کیا پڑھے، یہ روایات امام بخاری کی کتاب "الادب المفرد" میں منقول ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق سئی الحفظ راوی ہے۔

مصادر

(**تاریخ الکبیر** 7 /292**م** 1246، **الجرح والتعدیل** 8 /151 **م** 683، **الثقات** 9 / 159،**ثقات ابن شاهین ص**223**م** 1356،**تهذیب الکمال** 101/29**م**6279،**الکاشف** 2 /305 **م** 5890،**المغنی** 2 /440**م**6509 ،**میزان الاعتدال** (**اردو**517/6**م**8900)، **تذهیب التهذیب**147/9**م**7030، **تهذیب التهذیب**466/6**م**8230، **تقریب التهذیب**178/5**م**7037)

صدوق ـ سئی الحفظ

برائے رابطہ

0336-1519659